کیا واجب یا نفل روزہ توڑنے پر بھی کفارہ لازم ہوتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: JTL-1596 تاریخ: 19-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا فقط رمضان کے روزے کے ساتھ خاص ہے یا پھر واجب و نفل روزے کو بھی انہی شرائط کے ساتھ توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صرف رمضان کا ادا روزہ توڑنے کی صورت میں قضا کے ساتھ اس کا کفارہ بھی لازم ہوتا ہے، جبکہ کفارے کی تمام شرائط پائی جائیں۔اس کے علاوہ کسی بھی فرض (اگرچہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو)، واجب یا نفلی روزہ کو توڑنے کی صورت میں صرف اس کی قضا لازم ہو گی، کفارہ لازم نہیں ہو گا، البتہ روزہ فرض ہو یا نفل، اگر جان بوجھ کر بغیر کسی عذرِ شرعی کے توڑا، تو گناہ ہو گا اور اس سے توبہ کرنی ہو گی۔

بدائع الصنائع میں ہے:"وأما صيام غير رمضان فلا يتعلق بإفساد شيء منه وجوب الكفارة، لأن وجوب الكفارة بإفساد صوم رمضان عرف بالتوقيف، وأنه صوم شريف في وقت شريف لا يوازيهما غيرهما من الصيام والأوقات في الشرف والحرمة، فلا يلحق به في وجوب الكفارة"ترجمہ:رمضان کے علاوہ کسی روزے کے فاسد کرنے پر کفارہ نہیں، کیونکہ رمضان کا روزہ توڑنے پر کفارے کا واجب ہونا نص سے معلوم ہوا ہے اور یہ کہ یہ معزز روزہ ایک معزز وقت میں ہے کہ کوئی روزہ اور وقت عزت و شرف میں ان کے برابر نہیں، لہذا کسی اور روزے کو کفارے کے واجب ہونے کے لحاظ سے اس کے ساتھ شامل نہیں کیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصوم، جلد2، صفحہ102، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جن صورتوں میں روزہ ٹوٹنے پر کفارہ نہیں ان کا بیان کرتے ہوئے متن تنویر وشرح در میں ہے:”(أو أفسد غير صوم رمضان أداء) لاختصاصها بهتك رمضان“ترجمہ:(یا ادائے رمضان کے علاوہ کوئی روزہ توڑا، تو کفارہ نہیں) کیونکہ کفارہ رمضان کی بے حرمتی کرنے پر ہی خاص ہے۔

اس کے تحت حاشیہ ردالمحتار میں ہے:”قوله:(اداء) وقيد به لافادة نفي الكفارة بافساد قضاء رمضان“ترجمہ:ادا کی قید لگائی تاکہ اس بات کا فائدہ ہو کہ رمضان کے قضا روزے کو توڑنے پر کفارہ نہیں۔ **(تنویر الابصار والدرالمختار وردالمحتار، کتاب الصوم، جلد3، صفحہ453، مطبوعہ کوئٹہ)**

بہار شریعت میں ہے:”ادائے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا، اگرچہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو۔۔۔ ان سب صورتوں میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔“

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ989، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تحفۃ الفقہاء میں ہے:”من شرع في الصوم في وقته ونوى الإمساك لله تعالى انعقد فعله صوما شرعيا فيجب عليه الإتمام ويحرم عليه الإفطار سواء كان في صوم الفرض أو في التطوع لأنه إبطال العمل لله تعالى وأنه منهي عنه لقوله تعالى ﴿وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ﴾“ترجمہ:جس نے کسی روزے کو اس کے وقت میں شروع کیا اور اللہ تعالی کے لیے رکنے کی نیت کی، تو اس کا یہ فعل شرعی روزہ ہو کر منعقد ہو گیا، اب اس کو مکمل کرنا اس پر لازم ہے اور اس کو توڑنا حرام ہے، چاہے وہ فرض روزہ ہو یا نفل کیونکہ یہ اللہ تعالی کے لیے کیے جانے والے عمل کو باطل کرنا ہے، اور اس عمل سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کہ اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔ **(تحفۃ الفقہاء، جلد1، صفحہ351، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

08 رمضان 1445ھ/19 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے